حوالہ نمبر: 11694/42	فتویٰ نمبر: 71251/60	سائل: محمد ذکی	مجیب: محمد اویس پراچہ
مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی:	مفتی:
کتاب: بیع کے احکام	باب: بیع کے متفرق مسائل		تاریخ: 25-01-2021

ڈراپ شپنگ کا حکم

سوال: ڈراپ شپنگ کا کیا حکم ہے؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کسی دوسرے بندے کی پراڈکٹ اپنی ویب سائٹ پر لگالیں اور جب کوئی آرڈر آئے تو آپ اس بندے کو آرڈر دے دیں اور وہ آپ کی جگہ آپ کا آرڈر ڈلیور کر دے۔

مثلاً حامد گھی 150 روپے کلو فروخت کر رہا ہے اور میں وہ اپنی ویب سائٹ پر یا ایسے ہی 3000 روپے کا فروخت کر رہا ہوں۔ اگر کوئی مجھے کہتا ہے کہ مجھے گھی دے دو، میں اس سے تین ہزار لوں گا، حامد کو پندرہ سو دے دوں گا اور پندرہ سو خود رکھ لوں گا۔ ایسا کام مشہور ویب سائٹس ایمازون وغیرہ پر بھی کیا جا سکتا ہے اور بندہ خود بھی کر سکتا ہے۔

کیا ایسا کاروبار کرنا جائز ہے؟ اگر جائز نہیں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ اس طرح کے کاروبار کی جائز صورتیں کیا بن سکتی ہیں کیوں کہ ہر بندہ لاکھوں روپے شروع میں اپنے کاروبار میں لگانے کی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ آغاز میں ایسے ہی شروع کرنے کی کوشش کرتا ہے جس میں وہ خود کم سے کم خرچ کرے؟

الجواب باسم ملہم الصواب

شریعت مطہرہ کا اصول یہ ہے کہ جس چیز کو فروخت کیا جا رہا ہے، فروخت کرنے والا فروخت سے قبل اس کا مالک بن چکا ہو اور اس پر قبضہ بھی حاصل کر چکا ہو۔ اس اصول کی روشنی میں سوال میں مذکور صورت میں اگر آرڈر دینے کو حتمی بیع سمجھا جاتا ہے تو چونکہ چیز فروخت کرنے سے قبل آپ نے خریدی نہیں ہوتی اور آپ اس کے مالک نہیں ہوتے لہذا آپ کا آگے بیچنا بھی شرعاً جائز نہیں ہے۔ اس کے دو متبادل طریقے آپ اختیار کر سکتے ہیں جو شرعاً جائز ہیں:

1. کسٹمر کو اس بات سے آگاہ کر دیں کہ یہ آرڈر فی الحال بیع (خرید و فروخت) کا وعدہ ہے اور یہ چیز آپ اسے خرید کر بھیجیں گے اور حتمی بیع اس وقت ہو گی جب وہ یہ چیز وصول کرے گا۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

اس کے بعد مطلوبہ چیز خرید کر اور اپنے قبضے میں لے کر کسٹمر کو بھیج دیں۔

2. آپ جن سے لیتے ہیں ان سے یہ طے کر لیں کہ میں کسٹمر کو آپ کی جانب سے فلاں چیز اتنی قیمت میں فروخت کروں گا اور آپ مجھے متعین رقم یا متعین فیصد کمیشن ادا کریں گے۔

(ومنها) وهو شرط انعقاد البيع للبائع أن يكون مملوكا للبائع عند البيع فإن لم يكن لا ينعقد۔۔۔۔

(بدائع الصنائع، 147/5، ط: دار الكتب العلمية)

للمشتري أن يبيع المبيع لآخر قبل قبضه إن كان عقارا وإلا فلا وكذلك يجوز له أن يهبه (انظر المادة - 845)، وقد جوزه الشيخان استحسانا لأن ركن البيع أن يصدر من أهله أن يكون البائع والمشتري مميزين عاقلين وأن يقع في محله أي في مال متقوم وبما أن الهلاك نادر في العقار ولا اعتبار للنادر فليس في بيع العقار قبل القبض غرر الانفساخ كما في بيع المنقول.

(درر الحكام شرح مجلة الاحكام، 236/1، ط: دار الجيل)

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE